قرآنی تحریک

از عبد الواحد عثمانی صاحب بدایونی (عالم ادب)

نواب نذیر جنگ کی سعید روح قرآنی تحریک کے عموم شرف، وسعت فیض وہمہ گیر وابستگی بحبل اللہ الممدود" سے آجکل مسلسل سبق و درس دے رہی ہے اور بعض صحائف میں متعدد مضامین نکل چکے ہیں جن میں ان کے درد دل اخلاص اور درک صحیح کا عنصر شامل و شاہد ہے کس کو انکار ہو سکتا ہے قرآن کی تعلیم لازمی ضروری یقینی مگر کون ہے جو اس اقرار پر عمل مداومت۔ پابندی عزم راسخ، عزیمت کاملہ، دعوت تامہ کو گواہ دے گا اور اس طرح اس تحریک کی جلالت و شرف کا وہ اقرار دے گا جو ایک سچے مسلمان کا اقرار ہوتا ہے اس لحاظ سے تو یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انکو حصول سعادت

وشرف از قرآن کے لئے خطابیات سے مطلع اور آگاہ بلکہ مستعد و متنبہ کیا جائے کیونکہ یہ تو ایسی جلی۔ اس درجہ واضح اتنی روشن اور مسلم حقیقت ہے جس کو دوسرے الفاظ میں عین ایمان اصل اسلام کہنا روا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے افضل عبادت امتی تلاوۃ القرآن اور اہل القرآن اہل اللہ و خاصتہ اہل القرآن سے اہل تو ہم و سقط مراد نہیں جنہوں نے خود کو اہل القرآن کہا اس کتاب اللہ بجلیل کو جقبر و سبک کرنا شروع کر دیا ہے) قرآن کریم کے ارشادات و اخلاص خود بتا رہے ہیں۔ کہ ایماندار کے لئے ہر بھلائی ہر قسم کی فلاح ہمہ اسباب ترقی و برتری و جملہ موجبات ولوازم بزرگی و بلندی قرآن کے اندر رہیں۔ مہمات معاش و معاملات ہوں یا مسائل معاد، و اخلاقیات، روحانیات کے دستور العمل ہوں یا تدبیرات کے احکام امور تعہدیہ ہوں۔ یا احکام فقیہہ حیات جسم کے متعلقات ہوں یا درخشندگی روح کے لمعات۔ سیاسیات ہوں یا وجدانیات، یہ سب اور یہ تمام کمالات یہ کل اور ہمہ اقسام صلاح و فلاح دین و دنیا مکمل بحیا بدون و اٹل کیس ہیں تو قرآن میں اور فقط قرآن عظیم میں الحق کہ یہ وہ نطق صحیح اور امر واقعی ہے کہ اس میں شک کی گنجایش نہیں اور جب تک اس حقیقت کی تسلیم میں اور قرآن حکیم کے اندر رہتے ہیں یا اس کو دل اور دل کے ساتھ عمل میں لئے رہتے ہیں مسلم زندگی کی ترتیب دگرمی تھی۔ اس وقت تک مسلمان ایک گم شدہ عقال بھی قرآنی ہدایت و حکم سے تلاش کر لیتا تھا۔ اور ہر ایک تخت و تاج بھی قرآن سے پا سکتا تھا ہر معرکہ و میدان کو بھی قرآن کے رخ سے سر کر لیتا تھا اور آسمانوں کی بلندیوں تک اور تحت الثریٰ کی گہرائیوں تک بھی قرآنی راہ نمائی سے پہونچ جاتا تھا بلکہ فاطر السموات والارض تک اس کی رسائی بوریہ پر بیٹھ کر فاقہ کر کے پیوند کے کپڑے پہن کر ہو جاتی تھی اور اور قرآن ہی سے وہ خزانوں کا مالک اقالیم و ممالک کا تاجدار بن جاتا تھا۔ مگر آہ!

اور صد آہ آج قرآن کو چھوڑ دینے کے سبب دین و دنیا دونوں میں خوار تباہ حال رسوا، ذلیل، شرمندہ خلق۔ ننگ اقوام، عار ملل، غارت گرد نیا خسرالاخرہ ہے۔ نہ اس کا دنیا میں بھرم اور وقار ہے۔ نہ دین میں عزت و اعتبار فیا حسرتا۔ مگر قرآن اس حالت کی اصلاح کی دعوت و اس نکبت کے ارتقا و مبدل باقبال ہونے کی عزمیت و نصیحت بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ یہ ہے "واعتصموا بحبل اللہ" پھر قرآن کو لو قرآن والے بنو۔ مگر ہاتھوں میں رکھکر نہیں زرین و مخمل کے غلافوں میں لپیٹ کر نہیں بلکہ دل و دماغ، و نظر و عمل میں رکھکر ہاں تم قرآن میں جتنا ڈوبو گے اتنا ہی ساحل مراد پر ابھرو گے۔ پھر یہ غفلت کیا ہے۔ اور آخر اس تساہل اور برباد کن تساہل سے ہم کناری کیوں ہے۔ اے ملت قرآنیہ اٹھ جاگ! پڑھ! اور پھر قرآن کو یقین کے ہاتھ میں لیکر عمل کے مینار سے بلند کر اور آسمان کامیابی تک پہنچ جا۔ سعید ہیں وہ روحیں جو قرآنی تحریک میں حصہ لینا اور اس کو کامیاب بنانا اپنا فرض عین سمجھیں ہر گھر اور ہر گھر کا ہر فرد قرآن خوان اور قرآن دان ہو جو مسلمان ایک قرآن نہ پڑھ سکا ہے وہ اپنی زندگی کو اپنے لئے سخت سمجھکر اس کی تلافی حیات کے پہلے لمحے سے شروع کر دے بستی و محلہ و جماعت و خاندان میں پنچایتی نظام کے ساتھ مدارس قرآنیہ زنانہ و مردانہ جاری ہوں۔ معتبر تراجم قرآن جو ترجمہ میں جدلیات و مسائل اختلافیہ سے پاک ہوں گھر گھر میں موجود رہیں۔ ہر جمعہ کو مساجد میں ترجمہ قرآنی سنایا جائے اور ہو سکے تو ہر روز بعد فجر قرآن یا ترجمہ کا اہتمام کیا جائے۔

علمائے کرام قرآن حکیم سے عبادات و معاملات و اخلاقیات کے احکام کے علیحدہ علیحدہ مسائل ترتیب دیں جن میں آیات اور ترجمہ یا کہیں توضیح مطالب ہو۔ مستورات کے لئے علیحدہ ایک ترتیب دی جائے جو تمام آیات کو بہتر ترتیب سے

جمع کر دے جو صرف عورتوں کے متعلق ہوں۔ میرے پیش نظر ایک ایسی جامع کتاب "عورت و قرآن" ہے جس کو حضرت قبلہ والد ماجد مولوی عبد الماجد قادری بدایونی نے حسب فرمایش حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم ترتیب دیا تھا۔ اعلیٰحضرت امام المسلمین خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کے ورود مبارک دہلی پر اس کا نسخہ حضور میں بھی نذر کیا گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ مستورات کے لئے قرآن کے اندر جو کچھ ہے وہ تقریباً اس کتاب میں آگیا ہے اگر نواب نذیر جنگ بہادر اور مولوی ابو محمد مصلح صاحب اس کو مستورات میں عام کرنے کے لئے پسند فرمائیں گے تو میں بغیر کسی معاوضہ کے محض "تحریک قرآن" کی امداد کے نذرانہ کے طور پر اس کو عام کرنے کا شرف حاصل کروں گا۔ اگرچہ اب اس کے نسخے بہت قلیل مقدار میں رہ گئے ہیں مگر جتنے بھی ہیں وہ حاضر کئے جائیں گے اسطرح میں خود ایک رسالہ "قرآن اور اخلاق" کے نام سے ترتیب دے رہا ہوں اور میرا مدت سے یہ خیال ہے کہ قرآنی تعلیمات کو وسیع اور عام اور اردو ترجمہ کے ساتھ اس کی اشاعت کثیر کی جائے میں قرآنی تحریک کا دل سے مؤید ہوں اور اس کی ہر خدمت پر حاضر ہوں۔ آیندہ بشرط فرصت ایک مستقل تحریر اس مبحث پر حاضر کروں گا وما توفیقی الا باللہ۔

اے کاش!

اے۔ کاش! قرآن کا علم عام اور لازمی ہوتا۔

اے کاش! قرآنی عمل انسانی زندگی کا جزو اعظم ہوتا۔

اور اے کاش! قرآنی قوانین نفاذ پذیر ہوتے اور روے زمیں پر حکومت الٰہی کا قیام ہوتا۔

"مصلح"